سنگا پور میں احمدیت کا پیغام 70سال قبل پہنچا اور ابتدائی احمدیوں نے بہت قربانیاں دیں

انسانی پیدائش کا مقصد عبادت الٰہی ہے یعنی اس کی معرفت حاصل کرکے اسی کا ہوجانا

اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو دونوں جہانوں کی نعمتیں عطا ہوتی ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 7/اپریل 2006ء بمقام سنگاپور کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے سنگاپور میں مورخہ 7/اپریل کو خطبہ جمعہ میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش کا مقصد عبادت الٰہی بیان فرمایا ہے۔ جو لوگ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں انہیں دونوں جہانوں کی نعماء عطا کی جاتی ہیں۔

حضور انور کا خطبہ جمعہ احمدیہ ٹیلی ویژن نے تمام دنیا میں ٹیلی کاسٹ کرنے کے ساتھ مختلف زبانوں میں اس کا رواں ترجمہ بھی نشر کیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آجکل کی دنیا میں کئی قسم کی ایجادیں نظر آتی ہیں جو عوام کی سہولت کیلئے ہیں ان ایجادوں سے حیرت ہوتی ہے لیکن جیسا کہ ابتدائے دنیا سے ہوتا آیا ہے کہ جب بھی انسان مادیت پر انحصار کرتا ہے تو روحانیت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور یہی آجکل کی دنیا میں نظر آ رہا ہے۔ دنیا کا ایک بہت بڑا حصہ خدا کو بھول چکا ہے اور دنیاوی و مادی مفاد کی دوڑ میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کر رہا ہے۔ حالانکہ انسانی پیدائش کا ایک بہت بڑا مقصد ہے اس کو حاصل کرنے کی کوشش کی جائے تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں کی نعماء عطا فرما دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے انسانی پیدائش کا مقصد اپنی عبادت قرار دیا ہے یعنی خدا کی معرفت حاصل کر کے اسی کا ہو جانا اور اس کی پرستش کرنا۔ حضور انور نے فرمایا اس مقصد کو پورا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے انبیاء مبعوث فرمائے اور پھر آخری شریعت کے ساتھ آنحضرت ﷺ مبعوث کیا اور آخری دور میں جب تاریکی اور اندھیرا چھا جانا تھا آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود اور مہدی کے آنے کی پیشگوئی فرمائی جس نے اندھیروں کو روشنیوں میں بدل دینا تھا اور روحانیت کے نور کی کرنیں بکھیرنی تھیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ ہم خوش قسمت ہیں جنہیں اس مسیح و مہدی کو ماننے اور اس کی جماعت میں شامل ہونے کی توفیق ملی۔ لیکن حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہونا تب ہمیں فائدہ دے گا جب ہم اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے خدا کے حضور جھکنے والے ہوں گے خدا کی عبادت سے غافل نہ ہوں گے اور دنیا کی مادی چیزیں ہمیں خدا سے دور نہ لے جائیں بلکہ اس کے حکموں پر عمل کرنے والے ہوں۔ قرآن کریم کے 700 احکام ہیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد ڈرتے ڈرتے زندگی گزارنی چاہئے کہ کہیں کسی حکم کی نافرمانی نہ ہو جائے۔ جب انسان کسی چھوٹے سے چھوٹے حکم کو چھوڑتا ہے تو آہستہ آہستہ بڑے حکموں کو بھی چھوڑنے لگ جاتا ہے۔ مثلاً حیا کا حکم ہے جب اس کو چھوڑتا ہے تو پھر عبادت سے بھی غافل ہونا شروع کر دیتا ہے اور آخر اپنی پیدائش کے مقصد کو بھلا دیتا ہے۔ اس لئے ہر احمدی کو یہ احساس ہونا چاہئے کہ اگر حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب ہونا ہے تو آپ کی تعلیم پر بھی عمل کرنا ضروری ہے اور قرآن کے ہر حکم کی تعمیل کرنی ہے بیعت کے حقیقی منشاء کو پورا کرنے کی کوشش کرنے کے ساتھ تقویٰ اختیار کرنا ہے۔ قرآن کو تدبر سے پڑھنا اور اس پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

حضور انور نے فرمایا آپ میں سے کئی افراد کو احمدیت ورثہ میں ملی ہے اس لئے شاید یہ احساس نہ ہو کہ ابتدائی احمدیوں اور مربیان نے کتنی قربانیاں دیں۔ آج سے 70-71 سال قبل یہاں احمدیت کا پیغام پہنچا اور شروع میں غلام حسین ایاز صاحب مربی سلسلہ یہاں پہنچے اور یہاں کے ابتدائی احمدیوں میں ایک حاجی جعفر صاحب تھے۔ ان ابتدائی احمدیوں نے اللہ کی راہ میں ماریں کھائیں اور تکالیف اٹھائیں۔ ان کی قربانیوں اور دعاؤں کے طفیل ہم اللہ کے فضل دیکھ رہے ہیں اور ان کی قربانیوں کے پھل حاصل کر رہے ہیں۔ آج بھی قربانیوں کی روح دنیائے احمدیت میں قائم ہے۔ اللہ ان قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرے گا انشاء اللہ انڈونیشیا میں گزشتہ ایک سال سے احمدیوں پر ظلم ہو رہا ہے۔ ہم ظلم کا بدلہ ظلم سے نہیں لیتے بلکہ خدا کے حضور جھکتے ہیں ہر انڈونیشین احمدی اس بات کا گواہ ہے کہ ابتلاء ان کے جذبہ ایمان میں کوئی لغزش نہیں لا سکے بلکہ مضبوطی کا باعث بنے۔ حضور انور نے انڈونیشیا کے احمدیوں کو نصیحت فرمائی کہ صبر کریں۔ احمدیت کا طرۂ امتیاز یہی ہے کہ ظلم کا بدلہ لینے کیلئے قانون ہاتھ میں نہیں لینا بلکہ ایسے موقع پر خدا کے حضور جھکنا اور مدد مانگنی ہے۔ آپ اکیلے نہیں ہیں دنیا کے سارے احمدیوں کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ یہ ابتلاء عارضی ہے آپ حضرت مسیح موعود کی جماعت ہیں خدا آپ کو کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ خدا سے سچی وفا کا تعلق جوڑیں۔ عبادتوں کے ساتھ ساتھ احمدیت کے صلح اور محبت کے پیغام کو دوسروں تک پہنچائیں۔ خوب یاد رکھیں انجام ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے۔ اللہ ہمیں حضرت مسیح موعود کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔